پہلے اپنے رفقا کو بڑی آسانی کے ساتھ حالات سے آگاہ کیا جا سکتا تھا لیکن اب جبکہ جماعتی رشتہ بالکل ٹوٹ گیا ہے تو ہمیں اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نظر نہیں آتا کہ ہم ترجمان کے ذریعہ اپنے دوستوں اور بزرگوں کو اصل صورتِ حال سے آگاہ کریں۔

اس اشاعت سے ترجمان القرآن کی جلد ۵۲ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ ہمیں الفاظ نہیں ملتے جن سے ہم اپنے خالق اور مالک کی بے پایاں رحمتوں اور نوازشوں کا شکریہ ادا کریں۔ ہم اُس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں کہ اس نے ہمارے لیے راستے کی دشواریوں اور مشکلات کو آسان فرمایا اور ہمیں توفیق بخشی کہ ہم دینِ حق کی اس کمزور اور نحیف لَو کو مخالفت کے طوفانوں اور مخاصمتوں کی فتنہ سامانیوں کے علی الرغم ابھی تک زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ محض اُس مالک الملک کی کرم نوازی کا اعجاز ہے کہ یہ پرچہ وسائل و اسباب کی شدید کمی کے باوجود اپنے نصب العین کے پیش نظر حوادثِ روزگار کے مواج سمندر میں چٹان کی طرح استقلال کے ساتھ کھڑا رہا۔ کبھی کبھی اس سمندر کی اُبھرتی ہوئی تُند موجوں نے چند ایک سیر لمحوں کے لیے اسے دنیا کی نظروں سے اوجھل بھی کر دیا، لیکن یہ بہت جلد پھر اُبھر آیا۔ اس میں ہماری کوششوں کا کوئی معمولی سے معمولی بھی دخل نہیں یہ محض خالق کا فضل ہے اور ہم اس کے حضور میں سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں۔

"دعوتِ دین" بظاہر تو صرف دو سادہ سے الفاظ کا مرکب ہے لیکن اگر اس کے پورے مضمرات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا یہ دراصل پوری دنیا کے خلاف محض خدا کی رضا جوئی کے لیے ایک دعوتِ مبارزت ہے۔ اس جنگ کا پہلا محاذ خود انسان کو اپنی ذات کے خلاف قائم کرنا پڑتا ہے۔ الحاد و زندقہ کے اس دور میں جس میں مادیت نے قدم قدم پر دام تزویر بچھا رکھا ہے کسی شخص کا دین کی خدمت کے لیے نکلنا بڑا جان جوکھوں کا کام ہے۔ اوّل تو ذہن اس کام کے لیے تیار ہی نہیں ہوتا اور اگر اُسے چوں نوں کر کے تیار بھی کر لیا جائے تو پھر دل ساتھ نہیں دیتا۔ انسان